11774-چہرے کا پردہ کرنے کے تفصیلی دلائل

سوال

میں عورت کے پردہ کے متعلق قرآنی آیات معلوم کرنا چاہتی ہوں تاکہ اپنی کچھ مسلمان بہنوں کو پیش کر سکوں، وہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ اگر چہرے کا پردہ واجب یا کہ افضل ہے واجب نہیں؟

پسندیدہ جواب

مسلمان بھائی آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کا اجنبی اور غیر محرم مردوں سے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، جس کے وجوب پر کتاب اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، اور معتبر اور صحیح قیاس مطردہ کے دلائل موجود ہیں:

اول:

کتاب اللہ کے دلائل:

پہلی دلیل:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پاجاؤ}. النور(31).

اس آیت سے عورت کے پردہ کے وجوب کی دلالت درج ذیل ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی نے مومن عورتوں کو اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کا حکم دیا ہے، اور عفت و عصمت کی حفاظت کا حکم ایسا معاملہ ہے جو اس کے وسیلہ کی حفاظت کے ساتھ ہوگا، اور کسی بھی عاقل شخص کو اس میں شک نہیں کہ اس کے وسائل میں چہرہ ڈھانپنا بھی شامل ہے، کیونکہ چہرہ ننگا رکھنا عورت کو دیکھنے، اور اس کے حسن وجمال میں غور و فکر کرنے اور اس سے لذت حاصل کرنے کا سبب ہے، جس کے نتیجہ میں وہاں تک پہنچنے کی کوشش اور رابطہ کیا جائیگا.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"آنکھیں زنا کرتی ہیں، اور ان کا زنا دیکھنا ہے....

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے، یا پھر تکذیب کردیتی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6612) صحیح مسلم حدیث نمبر (2657).

توجب چہرہ کا ڈھانپنا عفت و عصمت اور شرمگاہ کی حفاظت کے وسائل میں سے ہے تو پھر اسکا بھی حکم ہے، کیونکہ وسائل کو بھی مقاصد کے احکام حاصل ہیں.

ب اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر اوڑھ کر رکھیں}.

گریبان سر ڈالنے والا سوراخ ہے، ورالخمار اس چادر کو کہتے ہیں جس سے وہ اپنا سر ڈھانپتی ہے، توجب عورت کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر اوڑھیں تو عورت کو اپنا چہرہ چھپانے کا بھی حکم ہے، کیونکہ یا تو یہ اس سے لازم ہے، یا پھر قیاس کے ساتھ، کیونکہ جب حلقوم اور سینہ چھپانے کا حکم ہے تو بالاولی چہرہ ڈھانپنے کا حکم ہے، کیونکہ یہ تو حسن وخوبصورتی اور جمال اور پرفتن جگہ ہے.

ج اللہ سبحانہ وتعالی نے ظاہری زینت کے علاوں باقی سب زیبائش اور بناؤ سنگھار کو مطلقا ظاہر کرنے سے منع کیا ہے، اور ظاہری زینت مثلا ظاہری کپڑوں کا ظاہر ہونا تو ضروری ہے، اسی لیے اللہ تعالی نے "الا ما ظھر منھا" کے الفاظ بولے ہیں، اور یہ نہیں فرمایا : "الا ما اظھر منھا" بعض سلف مثلا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنھما، اور ابن سیرین وغیرہ نے قولہ تعالی :

"الا ما ظھر منھا" کی تفسیر چادر اور کپڑے، اور کپڑوں کے نیچی طرف سے (یعنی اعضاء کے کنارے) جو ظاہر ہوں کی ہے، پھر پھر اللہ تعالی نے انہیں زینت ظاہر کرنے سے دوبارہ منع کیا ہے، لیکن جن کو اس سے استثنی کیا ہے ان کے سامنے ظاہر کرسکتی ہے، تو اس سے پتہ چلا کہ دوسری زینت پہلی زینت کے علاوہ ہے، تو پہلی زینت سے مراد ظاہری زینت ہے جو ہر ایک کے لیے ظاہر ہوگی جس کا چھپانا ممکن نہیں، اور دوسری زینت سے مراد باطنی زینت ہے (اور اس میں چہرہ بھی ہے) اور اگر یہ زینت ہر ایک کے سامنے ظاہر کرنی جائز ہوتی تو پھر پہلی زینت کو عام کرنے اور دوسری کو استثنی کرنے میں کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا.

د اللہ سبحانہ وتعالی نے غیر اولی الاربۃ مردوں کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی رخصت دی ہے، اور غیر اولی الاربہ وہ خادم ہیں جنہیں کوئی شہوت نہیں، اور وہ بچے ہیں جو شہوت کو نہیں پہنچے، اور نہ ہی عورتوں کی پردہ والی اشیاء کی اطلاع رکھتے ہیں، تو یہ دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے :

1-ان دو قسموں کے علاوہ باطنی زینت کسی اور اجنبی اور غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنی جائز نہیں.

2- حکم کی علت اور مدار عورت سے فتنۃ اور اس سے تعلق پیدا ہونے کے خوف اور خدشہ پر مبنی ہے، اور بلاشک وشبہ چہرہ حسن وجمال کا منبع اور پرفتن جگہ ہے، تو اس کا چھپانا واجب ہوا، تا کہ شہوت والے مرد اس سے فتنۃ میں نہ پڑیں.

ھ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان :

.{اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہوجائے}.

یعنی عورت اپنے پاؤں زمین پر مت مارے کہ جو اس نے خفیہ پازیب اور پاؤں میں زیور پہن رکھا ہے انکی جھنکار سنائی دے، چنانچہ جب پازیب وغیرہ کی آواز سن کر مرد کے فتنہ میں پڑنے کے خوف سے عورت کو زمین پر پاؤں مارنے سے منع کیا گیا ہے تو پھر چہرہ ننگا رکھنا کیسا ہوگا.

ان دونوں میں سے فتنہ کے اعتبار سے کونسی چیز بڑی ہے آیا عورت کے پازیب کی آواز جس کے متعلق یہ پتہ نہیں کہ وہ کیسی اور کتنی خوبصورت ہے، اور نہ ہی یہ علم ہے کہ آیا وہ نوجوان ہے یا بوڑھی؟ اور نہ ہی یہ معلوم ہے کہ آیا وہ بدصورت ہے یا کہ خوبصورت؟

یا کہ خوبصورتی وجمال اور نوجوانی سے بھرپور چہرے کو دیکھنا، اور پرفتن حسن وجمال کا نظارہ کرنا جو اس کی جانب دیکھنے کی دعوت دے رہا ہو؟

ہر انسان جسے عورتوں میں تھوڑی بھی خواہش ہے وہ یہ جانے کہ دونوں فتنوں میں سے کونسا بڑا ہے، اور کون چھپانے اور مخفی رکھنے کا زیادہ حق رکھتا ہے.

دوسری دلیل:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور وہ بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنی چادر اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت بہتر اور افضل ہے، اور اللہ تعالی سنتا اور جانتا ہے}.النور(60).

وجہ دلالت یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ وتعالی نے بڑی عمر کی بوڑھی عورتوں سے ایک شرط کے ساتھ گناہ کی نفی کی ہے جو زیادہ عمر ہو جانے کی بنا پر مردوں کی رغبت نہ رکھتے ہوئے نکاح کی خواہش نہیں رکھتیں، کہ اس سے انکی غرض بے پردگی اور زیب وزینت نہ ہو.

اور ان بوڑھی عورتوں کے ساتھ حکم کی تخصیص اس بات کی دلیل ہے کہ نوجوان لڑکیاں جو نکاح کرنا چاہتا ہیں وہ اس میں مخالفت حکم رکھتی ہیں، اور اگر چادر اتارنے کا حکم سب کو عام ہوتا تو پھر ان بورھی عورتوں کی تخصیص کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا.

اور قولہ تعالی:

.{بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں}.

سے نکاح کی خواہش کرنے والی نوجوان لڑکی کے پردہ کرنے کے وجوب پر ایک اور دلیل ملتی ہے کہ اس کے لیے غالب یہ ہے کہ جب وہ اپنا چہرہ ننگا کریگی تو وہ اپناء سنگھار اور خوبصورتی و جمال ظاہر کرنا چاہتی ہے، اور اپنی جانب مردوں کو متوجہ کرنا چاہتی ہے تا کہ وہ اس کی طرف دیکھیں، اور اس کے سوا نادر ہے، اور نادر کا حکم نہیں ہوتا.

تیسری دلیل:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اوراپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپراپنی چادر لٹکالیا کریں، اس سے بہت جلد انکی شناخت ہوجایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اوراللہ تعالی بخشنے والامہربان ہے}.الاحزاب (59).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"اللہ تعالی نے مومن کی عورتوں کویہ حکم دیاکہ جب وہ اپنے گھروں سے ضرورت کے لیے باہر نکلیں تواوڑھنیوں کے ساتھ اپنے چہروں کواپنے سروں کے اوپر سے ڈھانپ لیں، اور اپنی ایک آنکھ ظاہر رکھیں"

اور جلیل القدر صحابی کی تفسیر حجت ہے، بلکہ بعض علماء کرام توکہتے ہیں کہ :

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے حکم میں ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا یہ قول کہ :

"وہ اپنی ایک آنکھ ظاہر کریں" صرف ضرورت کی بناپر اس کی رخصت دی گئی ہے، تاکہ وہ راستہ دیکھ سکیں، لیکن اگر ضرورت نہ ہوتوپھر اسے بھی ظاہر کرنا صحیح نہیں.

اورجلباب اس چادر کوکہتے ہیں جودوپٹے کے اوپر ہوتی ہے، اور عبایا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے.

چوتھی دلیل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں، اوراپنے بیٹوں، اوربھائیوں اور بھتیجوں، اوربھانجوں، اوراپنی (میل جول کی) عورتوں، اورملکیت کے ماتحت (لونڈيوں اورغلام) کے سامنے ہوں، اوراے عورتو اللہ تعالی سے ڈرتی رہو اللہ تعالی یقیناً ہرچیز پر شاہد ہے}.الاحزاب (55)

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جب اللہ تعالی نے عورتوں کواجنبی اور غیر محرم مردوں سے پردہ کا حکم دیا توبیان کیا کہ ان قریبی رشتہ دار مردوں سے پردہ کرنا واجب نہیں، جیساکہ سورۃ النور میں بھی انہیں استثناء کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{اوروہ اپنی زینت اوربناؤ سنگھار ظاہر مت کریں، مگر اپنے خاوندوں کے لیے}.الخ

دوم :

چہرے کا پردہ واجب ہونے کے سنت نبویہ سے دلائل :

پہلی دلیل :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

جب تم میں سے کوئی شخص بھی کسی عورت کو شادی کا پیغام بھیجے اور اس سے منگنی کرنا چاہے تو اس کے لیے اسے دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر وہ اسے منگنی کی غرض سے دیکھنا چاہتا ہو، چاہے وہ عورت کی لاعلمی میں ہی اسے دیکھ لے "

اسے احمد نے روایت کیا ہے، مجمع الزوائد کے مؤلف کہتے ہیں : اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں.

اس سے وجہ دلالت :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منگنی کرنے والے شخص سے گناہ کی نفی کی ہے، خاص کر اس شرط کے ساتھ کہ وہ اسے منگنی کی غرض سے دیکھے، جو اس کی دلیل ہے کہ منگنی کے بغیر ہر اجنبی عورت کو دیکھنے والا شخص ہر حالت میں گناہ گار ہوگا، اور اسی طرح جب شادی کا پیغام بھیجنے والا شخص منگنی کرنے کی غرض کے بغیر ہی لڑکی کو دیکھے تو بھی اسے گناہ ہوگا، مثلا کوئی شخص لذت اور فائدہ حاصل کرنے کے لیے دیکھے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ : حدیث میں تو اس کا بیان ہی نہیں کہ وہ کیا چیز دیکھے، ہو سکتا ہے اس سے مراد سینہ اور گلا ہو؟

اسکا جواب یہ ہے کہ :

ہر کوئی جانتا ہے کہ شادی کا پیغام دینے والے شخص کا مقصد خوبصورتی حاصل کرنا ہے، اور ساری خوبصوری چہرے میں ہی ہوتی ہے، اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ چہرے کی خوبصورتی کے تابع ہے، اسکا غالبا قصد ہی نہیں کیا جاتا، تو شادی کا پیغام دینے والا صرف عورت کے چہرہ کو دیکھے گا، کیونکہ بلاشک خوبصورتی چاہنے والے کے لیے فی ذاتہ یہی مقصود ہے.

دوسری دلیل :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں کو عید کے لیے عیدگاہ جانے کا حکم دیا تو عورتوں نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک کے پاس ہو سکتا ہے پردہ کرنے کے لیے چادر اور اوڑھنی نہ ہو؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی (مسلمان) بہن کو چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنی اوڑھا دے "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی عورتوں میں عادت تھی کہ وہ چادر اور اوڑھنی کے بغیر باہر نہیں نکلتی تھیں، اور چادر نہ ہونے کی حالت میں ان کے لیے باہر نکلنا ممکن نہ تھا، اور چادر اور اوڑھنی اوڑھنے کے حکم میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ پردہ کرنا لازمی ہے.

واللہ اعلم.

تیسری دلیل :

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تو آپ کے ساتھ مومن عورتیں بھی اپنی چادریں لپیٹ کر نماز میں شامل ہوتیں، اور پھر وہ اپنے گھروں کو واپس ہوتی تو اندھیرا ہونے کی بنا پر انہیں کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا"

اور وہ کہتی ہیں :

"اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی یہ حالت دیکھ لیتے جو ہم دیکھ رہے ہیں، تو انہیں مسجدوں میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے.

اس حدیث سے دو وجہ سے دلالت کی گئی ہے :

پہلی :

پردہ کرنا اور چھپ کر رہنا صحابہ کرام کی عورتوں کی عادت تھی، جو کہ سب سے بہتر لوگ ہیں، اور اللہ کے ہاں لوگوں سے سب سے زیادہ عزیز ہیں.

دوسری :

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما عالم وفقیہ اور بصیرت کے مالک ہیں، دونوں ہی یہ بتا رہے ہیں کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ کچھ دیکھ لیتے جو ہم عورتوں کی حالت دیکھ رہے ہیں ت وانہیں مسجدوں میں آنے سے روک دیتے، اور یہ اس دور کی بات ہے جو سب ادوار سے بہتر اور افضل تھا، تو پھر اب ہمارے اس دور میں کیا ؟!!

چوتھی دلیل :

ابن عمر رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بھی تکبر کے ساتھ کپڑا کھینچا اللہ تعالی روز قیامت اس کی جانب دیکھے گا بھی نہیں"

تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

تو پھر عورتیں اپنی لٹکتی ہوئی چادروں کا کیا کریں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ ایک بالشت تک اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر رکھیں"

وہ کہنے لگیں :

"پھر توان کے پاؤں ننگے ہوجایا کرینگے"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"توپھر وہ ایک ہاتھ نیچے لٹکا لیا کریں، اوراس سے زیادہ نہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1731) سنن نسائی حدیث نمبر (5336) سنن ابوداود حدیث نمبر (4117) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3580) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

تواس حدیث میں عورت کے پاؤں ڈھانپنے کے وجوب کی دلیل پائی جاتی ہے، اوراس کی دلیل ہے کہ یہ چیز صحابہ کرام کی عورتوں میں معلوم تھی، اورپھر بلاشک وشبہ پاؤں توچہرے اور ہاتھ سے کم فتنہ وخرابی کے باعث ہیں، توکم چیز کی تنبیہ اس سے بڑھی چیز پر تنبیہ ہے، اوروہ اس کے حکم میں اولی اورافضل ہے.

اورپھر شرعی حکمت اسکا انکار کرتی ہے کہ کم فتنہ اورخرابی کی باعث چیز کا توپردہ ہو، اوراسے چھپایا اورڈھانپا جائے، اورجو اس سے فتنہ وخرابی میں بڑی اورزیادہ ہو اسے ننگا رکھنے کی اجازت دی جائے، یہ ایک ایسا تناقض ہے جواللہ کی حکمت وشرع کے لیے مستحیل ہے.

پانچویں دلیل :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں، توجب وہ ہمارے برابر آتے توہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اورجب وہ ہم سے آگے نکل جاتے توہم چہرہ ننگا کردیتیں"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1562) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2935) ابن خزیمہ نے (203/4) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "جلباب المراۃ المسلۃ" میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول :

"جب وہ ہمارے برابر آتے"

اس سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی مراد قافلہ سوار ہیں، اور یہ قول :

"ہم میں سے عورتیں اپنے چہرے پر اپنی اوڑھنی لٹکا لیتی"

یہ چہرے کہ پردہ کے واجب ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ احرام کی حالت میں عورت کے لیے اپنا چہرہ ننگا رکھنا مشروع ہے، تواگر چہرہ ننگا رکھنے میں کوئی قوی مانع نہ ہو تواس وقت ننگا رکھنا باقی رہتا حتی کہ قافلہ سواروں کے گزرتے وقت بھی.

اسکا بیان اور تفصیل یہ ہے کہ : احرام کی حالت میں عورت کے لیے اپنا چہرہ ننگا رکھنا اکثر اہل علم کے ہاں واجب ہے، اس کا کوئی معارض نہیں، صرف وہی جو واجب ہے، تو اگر پردہ کرنا اور چہرہ ڈھانپنا واجب نہ ہوتا تو احرام کی حالت میں واجب کو ترک کرنا جائز نہ ہوتا.

صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں یہ حدیث موجود ہے کہ :

"احرام کی حالت میں عورت کو نقاب اور دستانے پہننا ممنوع ہیں"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ اس کی دلیل ہے کہ نقاب اور دستانے ان عورتوں میں معروف تھے جو احرام والی نہ تھیں، اور یہ عورتوں کے چہرے اور ہاتھ کا پردہ کرنے کا تقاضا کرتا ہے.

یہ کتاب وسنت میں سو نو دلائل تھے :

اور دوسویں دلیل یہ ہے کہ :

صحیح اعتبار اور قیاس مطرح ہے، جو یہ کامل شریعت لائی ہے اور وہ مصالح اور اس کے وسائل کا اقرار، اور ان پر ابھارنا، اور خرابیوں اور ان کے وسائل کا انکار اور اس سے منع کرنا ہے.

اور جب ہم غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے بے پردگی، اور عورت کا چہرہ ننگا رکھنے پر غور وفکر اور تامل کرتے ہیں تو ہم یہ اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں دیکھتے ہیں، اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس میں کوئی مصلحت پائی جاتی ہے، تو یہ ان خرابیوں کے مقابلہ میں بہت ہی چھوٹی ہے.

بے پردگی کی خرابیاں درج ذیل ہیں :

1- فتنہ : اس لیے کہ عورت اپنے آپ کو ایسے فعل کے ساتھ فتنہ میں ڈالتی ہے جو اس کے چہرہ کو خوبصورت اور بنا سنوار کر پیش کرتا ہے، اور اسے پرفتن بنا کر دوسروں کے سامنے لاتا ہے، اور یہ چیز شر وبرائی اور فساد کے سب سے بڑے اسباب میں سے ہے.

2- عورت سے شرم وحیاء ہی ختم ہو جاتی ہے، جو کہ ایمان کا حصہ ہے، اور پھر یہ شرم وحیاء عورت کی فطرت کا تقاضا بھی تھا، عورت شرم وحیاء میں ضرب المثل تھی، اسی لیے کہا جاتا ہے :

اپنے پردہ میں رہنے والی کنواری عورت سے بھی زیادہ شرم والا"

اور عورت سے شرم وحیاء کا ختم ہو جانا اس کے ایمان میں نقص کی نشانی ہے، اور جس فطرت پر وہ پیدا ہوئی ہے اس سے نکلنے کی علامت ہے.

3- اس سے مرد بھی فتنہ کا شکار ہو جاتا ہے، اور خاص کر جب عورت خوبصورت، اور حسن وجمال والی ہو، اور وہ ہنسی مذاق اور اٹھکیلیاں بھی کرتی ہو، جیسا کہ بہت ساری بے پردہ عورتیں مٹک مٹک کر چلتی اور کرتی ہیں، اور پھر شیطان تو انسان میں اس طرح سرایت کرتا ہے جس طرح جسم میں خون ہوتا ہے.

4- مردوں کے ساتھ عورت کا اختلاط اور میل جول :

کیونکہ جب عورت اپنے آپ کوچہرہ ننگا رکھنے اور بے پردہ گھومنے پھرنے میں مردوں کے برابر سمجھے گی تو اس سے شرم وحیاء کھا ملے گی اور نہ ہی وہ مردوں کے ساتھ دھکم پیل کرنے میں شرمائیگی.

اور اس چیز میں بہت زیادہ خرابی وفتنہ ہے، امام ترمذی نے حمزہ بن ابواسید انصاری عن ابیہ کے طریق سے حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے توراہ میں مرد عورتوں کے ساتھ مل گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا:

" تم ذرا پیچھے ہٹ جاؤ بعد میں آنا، کیونکہ تمہیں راہ کے درمیان چلنے کا حق نہیں، تم راستے کی کناروں کی طرف ہوکر چلا کر، تو عورت بالکل دیوار کے ساتھ ہوکر چلتی حتی کہ دیوار کے ساتھ چپک کر چلنے کی وجہ سے اس کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹک جاتے "

جامع ترمذی حدیث نمبر (5272) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع حدیث نمبر (929) میں حسن قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

ماخوذ از: رسالۃ الحجاب تالیف ابن عثیمین.

واللہ اعلم.